بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز —— وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ——

چرخِ نیلگوں کی ہر گردش اور صبح و شام کی ہر کروٹ اپنے ساتھ مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابدی صداقتوں پر ایک نئی شہادت لیکر آتی ہے۔ اور عصرِ حاضر کی ہر تحقیق و ایجاد کائنات کے ایک حی و قیوم رب کی آفاقی و انفسی دلائل میں اضافہ کرجاتی ہے۔ کمی ہے تو دلِ بینا اور چشمِ واکی، کاش! دنیا دلوں سے غفلت و مادیت کے تالے کھول کر ان حقائق کو دیکھ سکتی۔

اس ماہ خلیج عرب یا خلیج فارس کی تند و تیز موجوں اور عمیق گہرائیوں میں ایرانی کنوؤں سے رسنے والا تیل دنیا بھر کے اضطراب و تشویش کا ذریعہ بنا اور تادمِ تحریر اسکی ہلاکت آفرینیوں کے اندیشوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ انسان کی اپنی ہی چیرہ دستیوں سے قرآن نے بَرّ کے ساتھ بحر میں بھی جس فساد اور بربادی کی خبر چودہ سو برس پہلے دی تھی کیا اس کا اتنا واضح ظہور اس سے بڑھ کر کبھی ہوا تھا۔؟ ظھر الفساد فی البرّ والبحر بما کسبت ایدی الناس۔

—— ہزاروں بیرل تیل زمین کی گہرائیوں سے ابل ابل کر سمندر کے ہزاروں میل رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لیتا جارہا ہے۔ سمندر کی تمام آبی مخلوق کی ہلاکت کا غالب امکان ہے۔ خلیج کے اردگرد بسنے والے شہر اور آبادیاں خطرات میں گھر گئی ہیں، تیل کی آمیزش سے پانی صاف کرنے والے کارخانے بند کئے جارہے ہیں اور خطرہ ہے کہ بحرِ ذخار کے ساحلوں پر بسنے والے انسان پانی کے ایک ایک گھونٹ کے لئے ترس اٹھیں۔ یہ ہنستے بستے شہر پل بھر میں اُجڑ جائیں اور انسان ان علاقوں سے بھاگ کھڑے ہوں۔ یہ سب باتیں امکان کے درجہ میں سامنے آچکی ہیں۔ خطرات کا یہ طوفان صرف خلیجی علاقوں پر نہیں منڈلا رہا بلکہ پاکستان اور بھارت بھی خطرے کا بگل بجا رہے ہیں۔ سعودی عرب اپنی بندرگاہ جدّہ کے قرب و جوار میں سمندر پر آگ کے اس دھبّوں کا سگنل دے چکا ہے۔ رسنے والے کنوؤں کے جو مناظر دیکھے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آگ اور دھوئیں کا ایک عظیم آتش فشاں پھٹ پھٹ کر سمندر پر چھایا جارہا ہے۔

اب آئیے اس واقعہ کو قرآنِ کریم اور ارشاداتِ رسول کی روشنی میں دیکھیں۔ خدائے حی و قیوم نے اپنی ابدی کتابِ صداقت و ہدایت میں قبل از قیامت وقوع پذیر ہونے والے عظیم حوادث کے ضمن میں یہ بھی کہا تھا کہ

واذا البحار سُجّرت۔ (الآیۃ) کہ جب سمندروں کا پانی دھواں اور آگ بن جاتے اور یہ بھڑک اٹھیں گے۔ پھر بالآخر کیا ہوگا۔ علمت نفسٌ ما اَحضرت۔ ہر شخص اپنے ساتھ لانے والے خیر و شر کے سرمایہ کو پہچان لے گا۔ اللہ اکبر، آگ اور پانی؟ سمندر اور اس کا بھڑک اٹھنا؟ حیرت و استعجاب کے ساتھ کچھ غافل انسان صدیوں سے ان سوالات کی ہنسی اڑاتے رہے مگر تیل جو آگ ہی کا دوسرا نام ہے۔ کیا کوئی سوچ سکتا تھا کہ سمندروں کی سرکش موج کبھی اسکی زد میں بھی آسکے گی۔ مگر اس صدی میں آگ اور پانی کا یہ "اجتماع ضدین" ناممکن سے ممکن بن کر رہا اور عصرِ حاضر کی تحقیق اور انکشاف نے ثابت کر دیا کہ سمندر کی ان عمیق گہرائیوں کے نیچے سیّال آگ کے لاوے تیل کی شکل میں ابل ابل کر باہر آنا چاہتے ہیں۔ خلیج عرب کے گرداگرد تیل کی ریفائنریوں اور بھڑکنے والے کنوؤں کا جال بچھتا چلا گیا۔

صرف قرآن نے نہیں، ناموسِ فطرت کے آخری منّاد اور حقائقِ غیب کے آخری محرم اسرار مخبر صادق علیہ السلام نے مستقبل کے ان اسرار سے طرح طرح سے پردہ اٹھاتے ہوئے ایسی خبریں دیں کہ ہر ایک کفلق الصبح ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ علامات قیامت کے سلسلہ میں فرمایا: لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر آیات (الی قولہ) ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس۔ پھر ایک آگ قعرِ عدن (عدن کی گہرائیوں) سے نکلے گی جو لوگوں کو پرچھا جائے گی (مسلم و ابو داود) وہ انسانوں کے اس آخری گروہ (آخر الامم) کے آخری نبی تھے — تو اجمال سے نہیں تفصیل سے حقائق غیب کی جا بجا پردہ کشائی فرمائی — اسی طرح حضورؐ نے ارضِ عرب میں ظاہر ہونے والی ایک عظیم آگ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری (بخاری و مسلم) فتح الباری میں حضرت عمر کی روایت سے مزید تفصیل ملتی ہے: عن عمر بن الخطاب (یرفعہ) قال لا تقوم الساعۃ حتّی یسیل وادٍ من اودیۃ الحجاز بالنار یضئی لہ اعناق الابل ببصری — دونوں روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت آنے سے قبل حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی سے ایک ایسی آگ بہ نکلے گی کہ رات کو دور دراز کی بستیوں اور شہروں میں اونٹوں کی گردن روشن ہو جائیں گی — پس جسطرح محدثین اور مورخین نے ان پیشگوئیوں کا مصداق ساتویں صدی ہجری وغیرہ میں جزیرۃ العرب میں ظاہر ہونے والے آتش زنی کے عظیم واقعات کو قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے علم میں ہے کہ اس آگ کا کامل ترین ظہور کن کن شکلوں میں ہوگا۔؟ تیل کے ان کنوؤں سے بھڑکنے والی آگ اور اس کے شعلے رات کو اپنے اردگرد کتنے وسیع علاقے روشن رکھے ہوئے ہیں — اور آگ نہیں تو آگ کا سرچشمہ تیل سمندروں سے کس طرح بغلگیر ہوتا جا رہا ہے۔

الغرض عہد جدید کے یہ نت نئے انکشافات، ترقیات اور ان کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے ہلاکت آفرین واقعات بانگ دہل قرآن اور صاحب قرآن کی ابدی صداقتوں کا اعلان کرتے جا رہے ہیں۔ اگر خلا نوردوں کو چاند پہ اور خلاؤں میں اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں سنائی دے رہی ہیں اور چاند اور ستارے ان کی عظمتوں کے گیت گونج رہے ہیں تو بسیط ارضی کے یہ گہرے سمندر بھی اسکی عظمت وکبریائی اور مخبر صادق کے صداقتوں کی گواہی دیتے جا رہے ہیں کہ اس دین فطرت کی رفعتیں چاند اور ستاروں سے بڑھ کر بلند سچائیاں سورج سے زیادہ روشن، وسعتیں آسمانوں سے بڑھ کر وسیع اور گہرائیاں سمندروں سے زیادہ گہری ہیں۔ اور یہ سب کچھ سائنسی دور کے مادہ پرست بے بصیرت انسانوں کو ملکوت السموات والارض کے خالق اور مالک کی طرف پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ۔ لاریب کہ وہی وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور لاریب کہ محمد اس کے آخری اور سچے رسول ہیں ـــــ حتیٰ یتبیّن لھم انہ الحق ـــــ

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ سمیع الحق

دارالعلوم کے لئے بجا طور پر عزو افتخار کا مقام ہے اور اس کے وابستگان کے لئے خوشی کا موقع کہ دارالعلوم کے شعبۂ تجوید و قرأت کے ممتاز اور جید مدرس اور اس شعبہ کے نگران مولانا قاری محمد سلیمان ہزاروی کو مکہ معظمہ میں منعقد ہونے والے عالمی مقابلہ حسن قرأت وحفظ قرآن میں پہلا انعام دیا گیا۔ یہ اجلاس ۱۵ سے ۲۵ مارچ تک مکہ معظمہ میں جاری رہا اور دنیا بھر کے تقریباً ۱۴۶ ممالک اور تنظیموں کے تقریباً سوا سو نمائندوں میں موضوعات کے لحاظ سے دوسرے گروپ کا مقابلہ حفظ قرآن وتجوید میں تھا۔ اس گروپ میں ہمارے قاری محمد سلیمان صاحب پہلے نمبر پر آئے اور تقریباً سوا دو لاکھ روپے انعام سے بھی سرفراز ہوئے یہ فخر نہ صرف دارالعلوم بلکہ پورے پاکستان کیلئے سرمایہ افتخار ہے مگر افسوس کہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ جو ہر خبر نامے کا ایک تہائی وقت دنیا بھر کے لہو ولعب اور کھیل کود سے متعلق خرافات کی نذر کرتے ہیں انہیں حفظ قرآن میں گویا دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں میں فضیلت تقدم پانے والے پاکستانی قاری وحافظ کی اس شاندار کامیابی کی خبر نشر کرنے کی توفیق نہ ہوئی، ماتم ہے ہمارے ذرائع ابلاغ پہ اور افسوس ہے ہماری وزارت مذہبی امور پہ ـــــ مگر یقین ہے کہ اس خبر سے قاری صاحب موصوف کی اس خوشی میں نہ صرف دارالعلوم بلکہ پورا ملک شریک ہوگا۔

"ادارہ"